بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

عام قیمت پیشگی ۶ ؍ بلا ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCXXXLVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر ایں صد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی چار روپے

مورخہ ۱۹ شعبان المعظم ۱۳۲۸ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ اگست ۱۹۱۰ء مطابق ۱۱ بھادوں ۱۹۶۷

جلد ۹ — نمبر ۴۴

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفیٰ پاؤ گے تم

رمضان المبارک کی سحری و افطار کا وقت

ستمبر ۱۹۱۰ء	رمضان المبارک ۱۳۲۸ھ	انتہائے وقت سحر گھنٹہ ۔ منٹ	وقت افطار گھنٹہ ۔ منٹ
۶	۱	۴ — ۵۰	۶ — ۴۷
۷	۲	۴ — ۵۰	۶ — ۴۶
۸	۳	۴ — ۵۱	۶ — ۴۵
۹	۴	۴ — ۵۱	۶ — ۴۴
۱۰	۵	۴ — ۵۲	۶ — ۴۳
۱۱	۶	۴ — ۵۳	۶ — ۴۲
۱۲	۷	۴ — ۵۳	۶ — ۴۱
۱۳	۸	۴ — ۵۴	۶ — ۴۰
۱۴	۹	۴ — ۵۵	۶ — ۳۹
۱۵	۱۰	۴ — ۵۶	۶ — ۳۸
۱۶	۱۱	۴ — ۵۶	۶ — ۳۷
۱۷	۱۲	۴ — ۵۷	۶ — ۳۶
۱۸	۱۳	۴ — ۵۷	۶ — ۳۵
۱۹	۱۴	۴ — ۵۸	۶ — ۳۴
۲۰	۱۵	۴ — ۵۸	۶ — ۳۳
۲۱	۱۶	۴ — ۵۹	۶ — ۳۲

ستمبر ۱۹۱۰ء	رمضان المبارک ۱۳۲۸ھ	انتہائے وقت سحر گھنٹہ ۔ منٹ	انتہائے وقت افطار گھنٹہ ۔ منٹ
۲۲	۱۷	۵ — ۰	۶ — ۳۱
۲۳	۱۸	۵ — ۰	۶ — ۳۰
۲۴	۱۹	۵ — ۱	۶ — ۲۹
۲۵	۲۰	۵ — ۱	۶ — ۲۸
۲۶	۲۱	۵ — ۲	۶ — ۲۷
۲۷	۲۲	۵ — ۲	۶ — ۲۶
۲۸	۲۳	۵ — ۳	۶ — ۲۵
۲۹	۲۴	۵ — ۳	۶ — ۲۴
۳۰	۲۵	۵ — ۴	۶ — ۲۳
یکم اکتوبر	۲۶	۵ — ۴	۶ — ۲۲
۲	۲۷	۵ — ۵	۶ — ۲۱
۳	۲۸	۵ — ۵	۶ — ۲۰
۴	۲۹	۵ — ۶	۶ — ۱۹
۵	۳۰	۵ — ۶	۶ — ۱۸

عام قاعدہ یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سورج کے طلوع سے ایک گھنٹہ بیس منٹ پہلے صبح صادق شروع ہوتی ہے۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

نماز خلف امام غیر احمدی

کے متعلق جو سلسلہ وار مضمون اخبار بدر میں چھپ رہا تھا وہ بعض ضروری اور مفید مشوروں کے انتظار میں سر دست روکا جاتا ہے۔ انشاء اللہ تھوڑے عرصہ میں پھر جاری کیا جاویگا۔

جلسہ میرٹھ

جلسہ میرٹھ کی تجویز بجائے ۲۰۔۲۱ کے ۲۷۔۲۸ اگست کو مقرر ہوئی ہے اور اگر میرٹھ سے انتظام ہو جانے کی اطلاع آگئی تو خواجہ کمال الدین صاحب حافظ روشن علی صاحب شیخ محمد یوسف صاحب اور یہ عاجز میرٹھ جائیں گے۔

دو آدمی حج پر بھیجنے کیواسطے مطلوب ہیں

قبل ازیں اس کے متعلق اخبار میں لکھا جا چکا ہے اور بعض درخواستیں بھی آئی تھیں مگر ان میں سے بعض درخواستیں محفوظ نہیں رہیں اسواسطے دوبارہ لکھا جاتا ہے۔ دو آدمیوں کو اپنے پاس سے خرچ دیکر حج کے واسطے بھیجا جاوے گا لیکن درخواست کنندگان ایسے صاحب ہوں جو پہلے حج کر چکے ہوئے ہوں۔ پہلی درخواستوں میں کوئی صاحب پشاوری تھے ان کا بھی خط محفوظ نہیں رہا وہ بھی دوبارہ لکھیں۔ خطوط بنام ایڈیٹر بدر آویں اور بہت جلد۔ کیونکہ حج پر جانے کا وقت قریب آرہا ہے۔

ایک مفید کام

کچھ عرصہ سے ماسٹر عبد الرحمن صاحب جالندھری کی تحریک اور کوشش سے قادیان اور ارد گرد کے گاؤں میں وعظ و تبلیغ کا بہت ضروری اور مفید سلسلہ جاری ہے۔ رات کے وقت بعد مغرب مختلف محلوں میں باری باری کوٹھوں پر چڑھ کر ایک یا کئی اصحاب وہاں کے مردوں اور عورتوں کو اپنے پند و نصائح سے بہرہ ور کرتے ہیں۔ نماز۔ روزہ اور اخلاق حسنہ کی تاکید کرتے ہوئے سلسلہ حقہ کی بھی تبلیغ کرتے ہیں۔ بہت سے ناواقف اور سست پڑے ہوئے لوگوں کو بیدار کر کے انہوں نے جماعت احمدیہ میں داخل کرا دیا ہے جو احباب اس مفید کام میں مدد کر رہے ہیں ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

شیخ عبد الرب صاحب نو مسلم۔ میاں محمد عارف صاحب خادم مسجد اقصیٰ۔ میاں محمد حسن صاحب دفتری۔ میاں احمد دین صاحب زرگر۔ شیخ محمد نصیب صاحب کلرک میاں اللہ دین صاحب فلاسفر۔ منشی سکندر علی صاحب میاں کرم الٰہی صاحب کمہار دی وغیرہ۔

ضرورت رفیق

ہمارے مکرم دوست ابوبکر عرب تاجر جدہ ملک عرب کے لیے رفیق کی ضرورت ہے جو اُنکو تجارت میں ان کی مدد کرنے کے علاوہ ملک عرب میں تبلیغ کا کام بھی دے سکے اگر کوئی صاحب اس کام کے واسطے طیار ہوں تو اطلاع دیں۔

مبارک

ہمارے عزیز دوست سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب حیدرآباد سندھ سے اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے فرزند نرینہ عطا کیا ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو صحت و عافیت کے ساتھ نیکی اور خدمت دین کے لئے لمبی عمر عطا فرماوے۔ آمین۔

شکریہ

حضرت نواب محمد علی خان صاحب اپنے بعض ضروری خانگی کاموں کے طے کرنے کے واسطے کچھ عرصہ کے لئے مالیر کوٹلہ تشریف لیگئے ہیں ان کے ہاں فرزند نرینہ پیدا ہونے پر جس قدر کثرت سے مبارکباد کے خطوط احباب کی طرف سے ان کی خدمت میں پہنچے ہیں وہ ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت نواب صاحب موصوف کے اخلاص کی جماعت کہاں تک قدردان ہے یہاں سے روانگی سے پہلے انہوں نے جو رقعہ مجھے بھیجا ہے وہ ان احباب تک پہنچانے کے واسطے درج ذیل کرتا ہوں ۔

مکرمی۔ اخویم مفتی صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ .... جو ہمائیوں نے مجھ کو میرے بچے محمد احمد کی ولادت پر مبارکباد کے خطوط لکھے ۔ اکثر کو جواب دیا گیا تھا۔ مگر بعض کو بسبب عدیم الفرصتی جواب سے قاصر رہا اب یاد نہیں کہ کس کس کو جواب نہیں دیا گیا اس لئے جن صاحبان کو جواب نہیں دے سکا ان کا شکریہ بابت مبارکباد بذریعہ اخبار ادا کرتا ہوں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ پس آپ ...... اظہار عذر میری جانب سے شکریہ اپنے اخبار میں درج کر دیں۔ ممنون ہوں گا۔ راقم محمد علی خان

دو نومسلم انگریز

آجکل یہاں دو نومسلم انگریز آئے ہوئے ہیں۔ حاجی عبد السلام پارسن صاحب جو مسٹر عبد اللہ کوئلم کے داماد ہیں انہوں نے اپنے حالات یہ ظاہر کئے ہیں کہ پہلے لورپول اسلامی مشن کے ممبر تھے۔ مگر جب سے وہ مشن نہیں رہا۔ بطور خود اسلامی مشن کا کام مختلف مقامات میں کر رہا ہوں۔ جاپان۔ چین۔ سیلون اور جنوبی ہند میں اسلام پھیلایا ہے بہت سے ہندو۔ جاپانی اور چینی اور دیگر ممالک کے لوگ مسلمان بنائے ہیں۔ اسلام پھیلانے کی خاطر متعصب جاپانیوں کے ہاتھوں بڑے بڑے دُکھ اُٹھائے ہیں۔ تین دفعہ حج کیا ہے۔ امریکہ۔ آسٹریلیا اور یورپ کے اکثر حصوں کی سیر کی ہے۔ چودہ زبانیں بول سکتا ہوں جن میں سے سنسکرت میں اچھی واقفیت ہے کئی ایک رسالے اور مضامین اسلام کی تائید میں شائع کئے ہیں۔

حاجی صاحب موصوف بالکل سادہ لباس میں نہایت سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ کوٹ پتلون نہیں پہنتے بلکہ دیسی لباس رکھتے ہیں جیسی خوراک ملے بے تکلف کھاتے ہیں۔ تبلیغ اسلام کا بڑا جوش ان کے اندر معلوم ہوتا ہے۔ ہر وقت اس کام میں مصروف رہتے ہیں بلکہ بعض دفعہ اس محنت میں اپنی جسمانی صحت کی بھی پرواہ نہیں کرتے پانچ نمازوں کی پابندی کے علاوہ تہجد بھی پڑھتے ہیں۔

حاجی صاحب موصوف نے یہاں مسجد اقصیٰ میں ایک فصیح لیکچر ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت میں دیا جس کا ترجمہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے اردو میں کر کے سُنایا تھا اس لیکچر میں حاجی صاحب نے ثابت کیا کہ اس دنیا میں انسان۔ درخت۔ پتھر ہر ایک شے ایک ایسا نظام رکھتی ہے جس کو اتفاقی نہیں کہا جا سکتا بلکہ کسی نہیم ہستی کے قانونی نظام کا نتیجہ ہے اور یہ اس کے ماتحت ہے اس کا نام خواہ کچھ رکھا جائے۔ یا گریٹ پاور۔ یا اللہ۔ مگر ایسی ہستی کو ماننے کے واسطے سب عقلیں مجبور ہیں۔

اُمید ہے کہ حاجی صاحب موصوف دو چار روز اور یہاں ٹھہر کر تبلیغ کے واسطے اور شہروں میں جائیں گے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں اسلام کے پھیلانے کا ایسا جوش ہے کہ میں ایک جگہ ٹھہر نہیں سکتا۔ میں چاہتا ہوں کہ ہر طرف اسلام پھیلاؤں۔ آپنے اس سلسلہ کا انتظام وحدت اور ہر وقت قرآن کریم کے درس تدریس کا شغل دیکھ کر فرمایا کہ اتنے ممالک کی سیر کی کسی اسلامی جماعت نے مجھ پر ایسا گہرا اثر نہیں کیا جیسا کہ یہاں کے گاؤں کی جماعت نے کیا۔

ہم دُعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ حاجی صاحب کے اس نیک کام میں ان کا مددگار ہو۔ آمین۔ دوسرے صاحب عبد اللہ سمتھ حاجی صاحب موصوف کے زیر اثر نومسلم انگریز ہیں میں سے ایک نوجوان آدمی ہیں۔ جو حاجی کی صحبت میں اسلام کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

درخواست دُعا

عزیز محمد ثناء اللہ پسر منشی غلام محمد صاحب پھلوری کا ٹرنک ریل میں جاتا رہا۔ ٹرنک میں علاوہ اسباب کے ضروری کاغذات تھے منشی صاحب موصوف احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو ابتلاء سے بچائے۔

انگریزی صابن کا نسخہ۔ کاسٹک سوڈا پانی ۵ تولہ روغن ناریل ۲۰ تولہ اول کاسٹک سوڈے کو پانی میں حل کر کے دھیمی آنچ میں رکھو اور تھوڑا

نماز خلف امام غیر احمدی

کے متعلق جو سلسلہ وار مضمون اخبار بدر میں چھپ رہا تھا وہ بعض ضروری اور مفید مشوروں کے انتظار میں سر دست رکا جاتا ہے۔ انشاء اللہ تھوڑے عرصہ میں پھر جاری کیا جائیگا۔

جلسہ میرٹھ

جلسہ میرٹھ کی تجویز بجائے ۲۰۔ ۲۱ کے ۲۷، ۲۸ اگست کو مقرر ہوئی ہے اور اگر میرٹھ سے انتظام ہو جانے کی اطلاع آگئی تو خواجہ کمال الدین صاحب حافظ روشن علی صاحب شیخ محمد یوسف صاحب اور یہ عاجز میرٹھ جائیں گے۔

دو آدمی حج پر بھیجنے کیواسطے مطلوب ہیں

قبل ازیں اس کے متعلق اخبار میں لکھا جا چکا ہے اور بعض درخواستیں بھی آئی تھیں مگر ان میں سے بعض درخواستیں محفوظ نہیں رہیں اسواسطے دوبارہ لکھا جاتا ہے۔ دو آدمیوں کو اپنے پاس سے خرچ دیکر حج کے واسطے بھیجا جاوے گا۔ لیکن درخواست کنندگان ایسے صاحب ہوں جو پہلے حج کر چکے ہوئے ہوں۔ پچھلی درخواستوں میں کوئی صاحب پٹواری تھے ان کا بھی خط محفوظ نہیں رہا وہ بھی دوبارہ لکھیں۔ خطوط بنام ایڈیٹر بدر آویں اور بہت جلد۔ کیونکہ حج پر جانے کا وقت قریب آرہا ہے۔

ایک مفید کام

کچھ عرصہ سے ماسٹر عبد الرحمن صاحب جالندہری کی تحریک اور کوشش سے قادیان اور ارد گرد کے گاؤں میں وعظ و تبلیغ کا بہت ضروری اور مفید سلسلہ جاری ہے۔ رات کے وقت بعد مغرب مختلف محلوں میں باری باری کوٹھوں پر چڑھ کر ایک یا کئی اصحاب وہاں کے مردوں اور عورتوں کو اپنے پند و نصائح سے بہرہ ور کرتے ہیں۔ نماز۔ روزہ اور اخلاق حسنہ کی تاکید کرتے ہوئے سلسلہ حقہ کی بھی تبلیغ کرتے ہیں۔ بہت سے ناواقف اور سست پڑے ہوئے لوگوں کو بیدار کر کے انہوں نے جماعت احمدیہ میں داخل کرا دیا ہے جو احباب اس مفید کام میں مدد کر رہے ہیں ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

شیخ عبد الرب صاحب نو مسلم۔ میاں محمد عارف صاحب خادم مسجد اقصیٰ۔ میاں محمد حسن صاحب دفتری۔ میاں احمد دین صاحب زرگر۔ شیخ محمد نصیب صاحب کلرک میاں الہ دین صاحب فلاسفر۔ منشی سکندر علی صاحب میاں کرم الٰہی صاحب کمہار وغیرہ۔

ضرورت رفیق

ہمارے ایک مکرم دوست ابو بکر عرب تاجر جدہ ملک عرب کے لیے رفیق کی ضرورت ہے جو امور تجارت میں ان کی مدد کرنے کے علاوہ ملک عرب میں تبلیغ کا کام بھی دے سکے اگر کوئی صاحب اس کام کے واسطے طیار ہوں تو اطلاع دیں۔

مبارک

ہمارے عزیز دوست سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب حیدر آباد سندھ سے اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے فرزند نرینہ عطا کیا ہے۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو صحت و عافیت کے ساتھ نیکی اور خدمت دین کے لئے لمبی عمر عطا فرماوے۔ آمین۔

شکریہ

حضرت نواب محمد علی خان صاحب اپنے بعض ضروری خانگی کاموں کے طے کرنے کے واسطے کچھ عرصہ کے لئے مالیر کوٹلہ تشریف لیگئے ہیں ان کے ہاں فرزند نرینہ پیدا ہونے پر جس قدر کثرت سے مبارکباد کے خطوط احباب کی طرف سے ان کی خدمت میں پہنچے ہیں وہ ظاہر کر دیتے ہیں کہ حضرت نواب صاحب موصوف کے اخلاص کی جماعت کہاں تک قدر دان ہے یہاں سے روانگی سے پہلے انہوں نے جو رقعہ مجھے بھیجا ہے وہ ان احباب تک پہنچانے کے واسطے درج ذیل کرتا ہوں۔

۸۔۲۔ اخویم مفتی صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بھائیوں نے مجھ کو میرے بچے محمد احمد کی ولادت پر مبارکباد کے خطوط لکھے۔ اکثر کو جواب دیا گیا تھا۔ مگر بعض کو بسبب عدیم الفرصتی جواب سے قاصر رہا اب یاد نہیں کہ کس کس کو جواب نہیں دیا گیا اس لئے جن صاحبان کو جواب نہیں دے سکا ان کا شکریہ بابت مبارکباد بذریعہ اخبار ادا کرتا ہوں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ پس آپ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ اظہار عذر میری جانب سے شکریہ اپنے اخبار میں درج کر دیں۔ ممنون ہونگا۔ راقم محمد علی خان

دو نو مسلم انگریز

آجکل یہاں دو نو مسلم انگریز آئے ہوئے ہیں۔ حاجی عبد السلام رابرٹسن صاحب جو مسٹر عبد اللہ کوئلم کے داماد ہیں آپنے اپنے حالات یہ ظاہر کئے ہیں کہ پہلے لیورپول اسلامی مشن کے ممبر تھے۔ مگر جب سے وہ مشن نہیں رہا۔ بطور خود اسلامی مشن کا کام مختلف مقاموں میں کر رہا ہوں۔ جاپان۔ چین۔ سیلون اور جنوبی ہند میں اسلام پھیلایا ہے بہت سے ہندو۔ جاپانی اور چینی اور دیگر ممالک کے لوگ مسلمان بنائے ہیں۔ اسلام پھیلانے کی خاطر متعصب جاپانیوں کے ہاتھوں بڑے بڑے دکھ اٹھائے ہیں۔ تین دفعہ حج کیا ہے۔ امریکہ۔ آسٹریلیا اور یورپ کے اکثر حصوں کی سیر کی ہے۔ چودہ زبانیں بول سکتا ہوں جنمیں سے سنسکرت میں اچھی واقفیت ہے کئی ایک رسالے اور مضامین اسلام کی تائید میں شائع کئے ہیں۔

حاجی صاحب موصوف بالکل سادہ لباس میں نہایت سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ کوٹ پتلون نہیں پہنتے بلکہ دیسی لباس رکھتے ہیں جیسی خوراک ملے بے تکلف کھاتے ہیں۔ تبلیغ اسلام کا بڑا جوش ان کے اندر معلوم ہوتا ہے۔ ہر وقت اس کام میں مصروف رہتے ہیں بلکہ بعض دفعہ اس محنت میں اپنی جسمانی صحت کی بھی پرواہ نہیں کرتے پانچ نمازوں کی پابندی کے علاوہ تہجد بھی پڑھتے ہیں۔

حاجی صاحب موصوف نے یہاں مسجد اقصیٰ میں ایک فصیح لیکچر ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت میں دیا جس کا ترجمہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے اردو میں کر کے سنایا تھا اس لیکچر میں حاجی صاحب نے ثابت کیا کہ اس دنیا میں انسان۔ درخت۔ پتھر ہر ایک شے ایک ایسا نظام رکھتی ہے جس کو اتفاقی نہیں کہا جا سکتا بلکہ کسی فہیم ہستی کے قانونی نظام کا نتیجہ ہے اور یہ اس کے ماتحت ہے اس کا نام خواہ کچھ رکھا جائے۔ یا گریٹ پاور۔ یا اللہ۔ مگر ایسی ہستی کو ماننے کے واسطے سب عقلیں مجبور ہیں۔

امید ہے کہ حاجی صاحب موصوف دو چار روز اور یہاں ٹھہر کر تبلیغ کے واسطے اور شہروں میں جائیں گے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں اسلام کے پھیلانے کا ایسا جوش ہے کہ میں ایک جگہ ٹھہر نہیں سکتا۔ میں چاہتا ہوں کہ ہر طرف اسلام پھیلاؤں۔ آپنے اس سلسلہ کا انتظام وحدت اور ہر وقت قرآن کریم کے درس تدریس کا شغل دیکھکر فرمایا کہ اتنے ممالک کی سیر کی۔ کسی اسلامی جماعت نے مجھ پر ایسا گہرا اثر نہیں کیا جیسا کہ یہاں کی گاؤں کی جماعت نے کیا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ حاجی صاحب کے اس نیک کام میں ان کا مددگار ہو۔ آمین۔ دوسرے صاحب عبد اللہ سمتھ حاجی صاحب موصوف کے زیر اثر نو مسلم انگریزوں میں سے ایک نوجوان آدمی ہیں۔ جو حاجی کی صحبت میں اسلام کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

درخواست دعا

عزیز محمد ثناء اللہ پسر منشی غلام محمد صاحب پھلوری کا ٹرنک ریل میں جاتا رہا۔ ٹرنک میں علاوہ اسباب کے ضروری کاغذات تھے منشی صاحب موصوف احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو ابتلاء سے بچالے۔

انگریزی صابن کا نسخہ۔ کاسٹک وزن پانی ۱۰ تولہ روغن تل ۴۰ تولہ اول کاسٹک سوڈے کو پانی میں حل کر کے دھیمی آنچ میں رکھو اور تھوڑا

ثناء اللہ کی قوّت ایمانیہ

کچھ عرصہ ہوا دو طالبان حق نے حضرت مولوی نور الدین صاحب امیر المومنین اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی خدمت میں رقعے لکھے کہ آپ اپنے عقیدہ متعلق (سیدنا) مرزا صاحب بقسمیہ الملا عدین تاکہ ہم اسکی پیروی کریں اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ثناء اللہ نے جیسا کہ اسکی قوّت ایمانی سے امید کی جا سکتی تھی۔ نہایت کمزور لفظوں میں جواب دیا اور برخلاف اس کے خلیفۃ المسیح نے پُر زور الفاظ میں اپنے حق پر ہونے کا اعلان کیا جس سے یہ امر بھی ثابت ہوگیا۔ کہ ثناء اللہ محض ہٹ دھرمی اور ضد سے اس سلسلہ حقہ کا انکار کرتا ہے ورنہ اس کا دل خوب جانتا ہے کہ حق کس طرف ہے۔ فائدہ عام کے واسطے وہ سوال و جواب درج اخبار کئے جاتے ہیں

نقل خط از جانب منشی خدا بخش پٹواری تلونڈی راہ والی و شاہ محمد نمبردار ڈوگر انوالہ تحصیل گوجرانوالہ

۱ مولانا مولوی صاحب دامت عنایتہ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آجکل مذہب کی تحقیق میں ہر کس و ناکس بحد امکان مصروف ہے۔ ہمارا مذہب اسلام ہے اور ایمان قرآن کریم پر ہے آپ مسلمانوں میں سے بڑے عالم اور واقف احادیث مشہور ہیں اور احادیث سے ثابت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شاہ دو جہان نے مہدی آخر الزمان کی نسبت پیشگوئی فرمائی ہے جس کا مرزا صاحب مرحوم قادیانی نے دعوےٰ کیا ہوا ہے جن کے حالات سن سن کر ہمارا رجوع ہو چلا ہے۔ کہ جناب معروف پر بطور مہدی آخر الزمان ایمان لایا جاوے۔ چونکہ اشتباہ میں ہیں اس واسطے خدمت میں التماس ہے کہ آپ خداوند تعالیٰ اور جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر کرکے سچے قرآن کریم کی شہادت پر ہم کو قسم اٹھا کر اطلاع بخشیں۔ کہ آیا وہ سچے ہیں یا کاذب۔ جواب کے واسطے مرکا ٹکٹ ارسال خدمت ہے۔ تلونڈی راہ والی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ کے پتہ پر اطلاع بخشیں پاس خدا بخش پٹواری

تابعـــــداران

دستخط شاہ محمد نمبردار ڈوگران - دستخط خدا بخش پٹواری موضع تلونڈی راہوالی ضلع گوجرانوالہ بقلم خود

نقل جواب از جانب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری

مرزا قادیانی کا دعویٰ صحیح نہیں کیونکہ ان کے کئی ایک الہام غلط ہوئے تھے۔ خصوصاً آخری فیصلہ میں وہ جھوٹا ثابت ہوا۔ جو ان سے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ مجھ سے پہلے مرے تو میں (مرزا) جھوٹا ہوں گا پس وہ جھوٹا ثابت ہوا۔ دستخط مولوی ثناء اللہ ابوالوفا امرتسر

۲ طالبان حق کا خط

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ التماس مؤدبانہ ہے۔ کہ فدویان نے سلسلہ احمدیہ پر ہر طرح سے غور و خوض کیا ہو لیکن بعض وجوہات سے ہمیشہ یہ شک پڑتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو آپ بذات خود وہ مہدی موعود نہیں مانتے جس نے کہ آخری زمانہ میں ہونا تھا اور جس کے بارے میں جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ وہ دجال کے مقابلہ میں ہماری امت سے مہدی آخر الزمان ہوگا۔ چونکہ آپ کی تقوےٰ و طہارت پر ہم کو پورا یقین ہوگیا ہے اور آپ کا علم قرآن شریف اور احادیث بدرجہ کمال ہے۔ اس لئے آپ اگر حلفیہ اپنے دستخطی بہ تحریر کرکے بھیجدیویں۔ کہ مرزا صاحب موصوف وہی مہدی معہود و مسیح موعود ہیں۔ جن کی بابت ہمارے نبی آخر الزمان جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی ہے اور بے شمار احادیث میں جن کا ذکر ہے۔ تو ہم بعض اسی بنا پر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو جاویں گے۔ صرف آپ کے جواب کا انتظار ہے ورنہ قیامت کے دن آپ ذمہ وار ہوں گے کہ سچائی آپ نے ظاہر نہیں کی۔

طـــــالبان حق

خدا بخش بقلم خود - غلام رسول پٹواری بندوبست بقلم خود

جواب از خلیفۃ المسیح

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کرکے یہ چند حروف لکھتا ہوں کہ میرزا غلام احمد پسر مرزا غلام مرتضیٰ ساکن قادیان ضلع گورداسپور اپنے دعویٰ مسیح و مہدی و مجددیت میں میرے نزدیک سچا تھا اس کے دعاوی کی تکذیب میں کوئی آیت قرآنیہ اور کوئی صحیح حدیث کسی کتاب میں میں نے نہیں دیکھی (نقل دستخط) نور الدین۔ ۱۰ اپریل ۱۹۰۹ء

وعلیکم السلام - یہاں تو کوئی نہیں چھپی۔ سنا ہے لاہور میں طبع ہوئی ہے۔ واللہ اعلم۔ خاکسار ناپسند کرتا ہے اور میں نے مرزا جی سے سنا ہے۔ فرمایا کرتے تھے یہ بدعت ہے۔ نور الدین "

نوائے بے نوا

ٹوٹا ہوا دل تھکے ہوئے پاؤں۔ نالزان جسم منزل مقصود سے دور۔ سرگشتہ حیران بیکس و بے خانمان۔ قسمت تشنگی میں جو بات کہیگا وہ ادھوری۔ جو آرزو کریگا وہ ناتمام

اک جام مجھ کو دینا او قادیاں کے ساقی
او قادیاں کے ساقی۔ دار الاماں کے ساقی
میں مست بے نوا ہوں۔ دو پر ترے ٹکڑا ہوں
اور تیرے راہ صدا ہوں او اک جہاں کے ساقی
اک جام معرفت دے اور اجر سے خشک سے
مدت کے ہم ہیں پیاسے او قادیاں کے ساقی
بے مست ہیں اکثر۔ تجھیں دیکھنے کے شوق
پوچھے تو کوئی جا کر تم ہو کہاں کے ساقی
مٹی میں ہم رُلے ہیں اشکوں میں بہہ چلے ہیں
جب عقدے یہ کھلے ہیں رازِ نہاں کے ساقی
کیا پھول جھڑ رہے ہیں شیخ زبان سے تیری
قربان ہو رہا ہوں تیرے بیاں کے ساقی
کوچے میں تیرے ہوگر۔ رہنے کو جا نہیں ہے
مجھ کو مزے ہیں حاصل باغ جناں کے ساقی
محفل سے گلرخوں کی میں دور بھاگتا ہوں
کانٹے ہیں راستے میں عشق بتاں کے ساقی
اس انتظار میں ہوں اس خلفشار میں ہوں
گذریں گے سر سے کب تک دن امتحاں کے ساقی!
ہے اک مزے کا عالم ہے اک نشے کا عالم
جب سے مرید ہیں ہم پیر مغاں کے ساقی

زمیں پر کرتا ہے جو تواضع فلک پر اس کا مقام ہوگا
خدا کے در پر جو گر پڑا ہے کبھی وہ رسوا ہوا نہیں ہے
جناب حق میں جھکے ہیں سر گر۔ اُنہی کے در پر پڑے رہینگے
اگر نہیں ہے یہ بات تجھ میں۔ نماز تیری ادا نہیں ہے
جو کر رہے ہیں طواف کعبہ - پیام میرا انہیں سنا دو
خدا پہ جب تک نہ ہوگے قرباں طواف کا کچھ مزا نہیں ہے

تصویر بیچنے سے

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح کو لکھا کہ حضرت مرزا صاحب کی تصویر کہیں سے قیمتاً لے کر مجھے ارسال کرو۔ حضرت نے جواب میں لکھا

(خلیفۃ المسیح کا لیکچر)

اسلام اور دیگر مذاہب

مرتبہ ایڈیٹر اخبار بدر

گذشتہ سے پیوستہ

قرآن شریف میں کوئی آیت منسوخ نہیں

مذکورہ بالا کتاب کی تلاش مجھے مسئلہ نسخ کے متعلق تھی۔ سب سے پہلے میں نے ایک کتاب میں یہ دیکھا تھا۔ کہ قرآن شریف کی چھ سو آتیں منسوخ ہیں اس پر مجھے تعجب ہوا کیونکہ ۵۰۰ احادیثیں ہیں جن سے احکام فقہ نکلتے ہیں اور قرآن شریف کی ۱۵۰ تخمیناً آیات سے احکام فقہ نکلتے ہیں یہ تو کل تین سو ہوئے اور بالمقابل منسوخ ۶۰۰ ہوئے۔ یہ تعجب انگیز بات تھی۔ اگرچہ میرا علم اس وقت ایسا وسیع نہ تھا۔ تاہم میں عربی جانتا تھا اور مجھے اس میں بعض جگہ تامل بھی ہوتا تھا۔ مگر جرأت مقابلہ کی نہ تھی۔ جب میں ان کتابوں کو پڑھ چکا۔ تو پھر میں اور ایسی کتابوں کی تلاش کرتا رہا۔ اس تلاش میں مجھے ایک محرک ہم کتب ملے۔ انہوں نے فرمایا ایک کتاب میں باب ناسخ منسوخ کے متعلق ہے اور اس کا نام اتقان ہے۔ پھر انہوں نے مجھے وہ کتاب پڑھنے کے واسطے عاریتاً دے دی۔ اس کتاب میں میں نے لکھا دیکھا کہ صرف انیس ۱۹ یا اکیس ۲۱ آیات منسوخ ہیں زیادہ نہیں آپ لوگ اندازہ کر سکتے ہیں کہ کس قدر خوشی اور راحت مجھ کو حاصل ہوئی ہوگی۔ کہاں چھ سو اور کہاں صرف انیس ۱۹۔ عالم جوانی تھا۔ میں نے کہا انیس ۱۹ آیات تو میں ابھی یاد کر سکتا ہوں۔ جب میں نے ان آیات کو گہری نگاہ سے دیکھا تو مجھے فوز الکبیر نے یہ فائدہ دیا کہ اس میں صرف پانچ آیتیں ایسی ہیں۔ جو منسوخ کہی جا سکتی ہیں باقی کا فیصلہ صاحب فوز الکبیر نے کر دیا کہ وہ منسوخ نہیں اس سے پھر مجھے ایسی خوشی ہوئی جیسے کسی کو کوئی سلطنت مل جاتی ہے لیکن اس کے ساتھ معاً دوسرا خیال یہ پیدا ہوا۔ کہ

ناسخ منسوخ کے متعلق کوئی ارشاد حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کا یا ارشاد نبوی نہیں ہے۔

ورنہ اتنا اختلاف کیوں ہوتا۔ کہ ایک کے نزدیک چھ سو آیات منسوخ ہوں اور دوسرے کے نزدیک صرف پانچ۔ اس خیال سے جو خوشی مجھے حاصل ہوئی۔ میں اس سرور کو نشہ کے ساتھ تعبیر کر سکتا ہوں۔ جب میرے علم میں اس سے زیادہ وسعت ہوئی۔ تو مجھے معلوم ہوا کہ خلیفہ اول حضرت ابوبکر رضہ کا بھی اس نسخ کے متعلق کوئی فتوےٰ نہیں اور نہ حضرت عمر کا۔

سب سے پہلا مباحثہ

سب سے پہلا مباحثہ جو کہ مجھے پیش آیا وہ اسی مسئلہ ناسخ منسوخ کے متعلق تھا اور وہ لاہور میں ہی ہوا۔ میرا اس وقت یہ خیال نہیں کہ میں اپنی سوانح عمری بیان کروں بلکہ مسئلہ نسخ کے متعلق بیان کرتا ہوں اور وہ اسباب بیان کرتا ہوں۔ جنھوں نے مجھے اس موجودہ مذہبی عقائد تک پہونچایا۔ جب میں تعلیم حاصل کر کے واپس پنجاب میں آیا۔ اور راستہ میں لاہور میں ٹھہرا۔ تو ایک مسجد میں وضو کر رہا تھا کہ ایک شخص نے مجھ سے پوچھا۔ کہ جب عمل بالقرآن والحدیث ضروری ہے۔ تو ہم ناسخ منسوخ کس طرح پہچانیں۔ میں نے کہا یہ بحث لغو ہے کوئی آیت منسوخ نہیں اس نے یہ بات وہاں کے امام مسجد سے جا کہی۔ وہ مولوی صاحب بہت ہی تیز ہو گئے ان کو اتنا اضطراب ہوا کہ وہ اپنی جگہ پر بیٹھ نہ سکے۔ کھڑے ہو گئے اور مجھے بڑی درشتی سے بلایا کہ ادھر آؤ۔ مجھے تعجب ہوا کہ میرا ان کے ساتھ کوئی سابقہ تعلق نہیں۔ قبل ازیں کوئی واقفیت نہیں۔ یہ پہلی ملاقات ہے پھر یہ اتنا جوش کیوں دکھاتے ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ اگر مباحثات کو اپ کتے ہیں اس مسئلہ میں بہت باتیں کرنے کی ضرورت نہیں۔ فیصلہ کی راہ آسان ہے آپ کوئی ایک آیت پیش کریں جو آپ کے نزدیک منسوخ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس وقت تائید ایزدی میرے شامل حال ہوئی کہ مولوی صاحب نے ان پانچ آیات میں سے کوئی آیت پیش نہ کی جن کے متعلق میں نے تحقیقات کی ہوئی تھی۔ خدا تعالیٰ نے ہی ایسا موقعہ دے دیا۔ کہ انہوں نے ایک معمولی سی آیت پیش کی کہ اگر کوئی ناسخ منسوخ نہیں۔ تو بتلاؤ لکم دینکم ولی دین کے کیا معنی ہیں۔ میں نے کہا یہ تو بالکل موٹی سی بات ہے اس کا جواب تو تفسیر فتح العزیز میں موجود ہے۔ بیضاوی کے حواشی پر بھی اس کا جواب درج ہے۔ مجھے اس سے راحت پہنچی کہ کوئی ایسی بات ان کے موہنہ سے نہیں نکلی جس سے بہت گفتگو کی ضرورت پیش آوے۔

مولوی صاحب فرمانے لگے کہ کیا آپ سید احمد کو جانتے ہیں۔ میں نے کہا میں نہیں جانتا اس وقت تک میں سید کے نام سے ناواقف تھا۔ مولوی صاحب کہنے لگے کہ اس کا بھی یہی مذہب ہے۔ کہ کوئی آیت منسوخ نہیں میں نے کہا خوب! پھر تو ہم دو ہو گئے۔ مولوی صاحب فرمانے لگے تم امام شوکانی کو جانتے ہو۔ میں نے کہا کہ نہیں مولوی صاحب نے کہا کہ امام شوکانی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ابو مسلم اصفہانی بھی ناسخ منسوخ کا منکر تھا میں نے کہا آپ کا بھلا ہو مجھے تو ان لوگوں کا علم نہ تھا۔ مولوی صاحب اب تو ہم تین ہو گئے اور تین کی جماعت ہوتی ہے۔ مولوی صاحب کہنے لگے۔ کہ یہ خیال بدعت ہے خیر خدا نے مجھے راحت دینی تھی۔ میں بہت خوش ہو کر وہاں سے چلا آیا۔ وطن میں پہونچ کر جب اس کا ذکر ہوا تو ایک دوست نے مشورہ دیا کہ ان پانچ آیات کے متعلق بھی تحقیق کر لینی چاہیئے کیونکہ ممکن ہے۔ کہ آئندہ گفتگو کے وقت کوئی شخص وہی آیات پیش کر دے تو پھر وقت واقعہ ہو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے گھر میں کتابوں کا ذخیرہ کافی تھا۔ ہر طرح کی آسودگی حاصل تھی حافظہ قوی تھا سب قوی صحیح تھے۔ جوانی کا وقت تھا۔ پھر صحت تھی اور فراغت بھی۔ کتابوں کا مطالعہ خوب کر سکتا تھا اور کرتا تھا۔ جب میں کتابوں کو دیکھنے لگا تو پانچ میں سے تین آیات پر تو بعض تفسیروں کے خصوصاً اقوال مل گئے۔ کہ یہ تین منسوخ نہیں ہیں۔ اس پر مجھے پہلے کیطرح پھر ایسا جوش خوشی کا ہوا۔ کہ باقی دو آیتوں کی طرف میں نے کوئی توجہ نہ کی۔ اس کے بعد میں ایک دفعہ ریل کے سفر میں ایک کتاب پڑھ رہا تھا جسمیں مجھے ان دو میں سے ایک کے متعلق یہ تحقیقات ملی کہ وہ منسوخ نہیں ہے اب ایک رہ گئی۔ پھر مجھے ایک تفسیر ملی جسمیں اس کا بھی جواب تھا۔ تب تو میں بہت مضبوط ہو گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ قرآن شریف میں کوئی آیت بھی منسوخ نہیں ہے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

ایک سوفسطائی سے ملاقات

اس مسئلہ کا تو اس طرح سے تصفیہ ہوا۔ لیکن یہ شوق مجھے ہمیشہ دامنگیر رہا۔ کہ میں دیکھوں کہ مختلف مذاہب کیا ہیں اور ان کا باہمی اختلاف کس حد تک ہے۔ ایک جھگڑا تو ہمارے

ساتھ عمل بالحدیث یا عمل بالفقہ کا تھا۔ بدعت و شرک کا مقابلہ ہو رہا تھا۔ مگر یہ اختلاف محدود دائرہ کے اندر تھا۔ اور ان الدین عند اللّٰہ الاسلام کی جو آواز میرے کان میں پڑی تھی اس پر بہرحال کوئی حملہ نہ تھا۔ یہ اختلاف اسلام پر حرج نہ تھا۔ مگر اسلام کی مقدس کتاب کی راہ میں ان سے ضرور مشکلات ڈالے گئے تھے اس کے بعد پھر جو مجھے ایک دفعہ لاہور آنے کا موقعہ ہوا تو اللہ تعالیٰ کے احسان سے مجھے ایک سوفسطائی کے خیالات معلوم کرنے کا موقعہ ملا۔ میرا کسب طبابت ایسا ہے کہ مجھے ہر ایک قسم کے شخص سے ملاقات کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ وضیع و شریف۔ امیر و غریب۔ نیک و بد۔ تاجر۔ ملازم صاحب حرفہ مرد۔ عورت۔ بچہ۔ بوڑھا۔ غرض ہر قسم کے اشخاص کے ساتھ ملاقات کا ذریعہ رہتا ہے۔ جوانی کے عجیب جوشوں میں مختلف مجالس میں اور مختلف صحبتوں میں ہر قسم کے آدمیوں کے ساتھ ملنے کا اتفاق ہوا اور اسلام کے ساتھ غیر مذاہب کے مقابلہ کا موقعہ ملتا رہا۔

الغرض جب میں لاہور میں محلہ سید مٹھا میں تھا ایک خاص تعلق کے سبب اس محلہ میں مجھے ایک شخص ملا جو کہ سوفسطائی مذہب کا تھا۔

اوس نے کہا۔ ہمارا مذہب ایسا ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ اس پر کوئی زد پڑ سکتی ہے۔ کیونکہ اثبات کے واسطے لوگ نیچر کو پیش کرتے ہیں۔ ہم خود نیچر ہی کو نہیں مانتے اسواسطے نیچر کے ذریعہ سے بھی ہمارا مقابلہ نہیں ہو سکتا مجھے سوفسطائی کے دیکھنے کا شوق تھا میں نے یہ لفظ تو سنا ہوا تھا مگر اس کا پابند کوئی نہ دیکھا تھا اس نے مفصل اپنے عقیدہ کو بیان کیا اور تمام مذاہب پر ریویو کر گیا۔ کہا کہ لوگ واقعات عالم سے ثبوت لیتے ہیں۔ ہم تو عالم ہی کو نہیں مانتے اسواسطے کسی کا رعب ہم پر نہیں پڑتا خدا تعالیٰ نے اسوقت مجھے ایک عجیب جواب سمجھایا اور میری اس کی اس طرح سے گفتگو ہوئی۔

میں۔ آپ کیا کام کرتے ہیں۔ میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔

وہ۔ ایک دفتر میں ملازم ہوں۔

میں۔ آپکا دفتر کہاں ہے۔

وہ۔ انارکلی کے پرلے سرے پر۔ کوٹھی باغ میں۔

میں۔ آپ کس وقت دفتر جاتے ہیں۔

وہ۔ دس بجے جاتا ہوں۔

میں۔ آپ کس راستہ سے دفتر جایا کرتے ہیں۔

وہ۔ انارکلی کے راستہ سے۔

میں۔ جب آپکے مذہب میں انارکلی۔ راوی۔ شاہدرہ۔ شالامار سب ایک ہی ہیں اور کسی کو نہیں کہہ سکتے کہ یہ انارکلی ہے یا شاہدرہ ہے کیونکہ ممکن ہے وہ راوی ہو اور ممکن ہو کچھ اور ہو۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ دفتر جانے کے وقت ہمیشہ انارکلی کی طرف جاتے ہیں اور کبھی ایسا نہیں کرتے کہ دریا کی طرف منہ کر لیں اور اسی کو انارکلی کا دفتر سمجھ لیں پھر جب آپکے نزدیک دس بجے بارہ بجے اور ایک بجے سب یکساں ہیں۔ تو کیا سبب ہے کہ آپ ہر روز ٹھیک دس بجے ہی دفتر جاتے ہیں اور آگے پیچھے نہیں جاتے پھر جب آپکے نزدیک ماں۔ بیٹی۔ بہن۔ بیوی سب برابر ہیں تو چاہیئے کہ آپ سب کے پاس بلا حجاب جاتے ہوں۔ اور اگر آپ ایسا نہیں کرتے جیسا کہ ظاہر ہے کہ آپ نہیں کرتے اور عملی رنگ میں آپ ہمارے برابر ہیں اور آپکا مذہب آپ کو کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔ تو پھر یہ بات بے سود ہے۔ عملی رنگ میں جو کچھ ہم کرتے ہیں وہی آپ کرتے ہیں۔ تو آپ کا مذہب خصوصیت سے کس کام آیا۔

وہ۔ اب میں جاتا ہوں۔ پھر کسی وقت آپ سے ملوں گا۔

یہ پہلا موقعہ ہے جو ایک سوفسطائی سے میری ملاقات ہوئی۔ واقعات عالم جو ظاہر ہو رہے ہیں ان کا کیونکر انکار ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کے شروع میں ہی اپنا نام رب العالمین رکھا ہے۔ عالم ایک چیز ہے جس کا وہ رب ہے۔ بھرم درم کوئی شے نہیں سوفسطائی قوم بھی عملاً ہمارے ہی ساتھ ہے ان کا علم عمل کے لئے نہیں بلکہ صرف مباحثات کے واسطے ہے۔ لاہور کے مباحثات کے فیضان میں یہ دوسرا موقعہ ہے۔

اذان

مجھے اس سوفسطائی کے ساتھ ملاقات کرنے سے اور اس کی باتوں کے سننے سے بہت خوشی ہوئی۔ کہ حق کا غلبہ ہے۔ اسلام نے جو بات سکھلائی ہے۔ وہی عملی رنگ میں بھی ہو سکتی ہے اس کے سوائے دنیا کا گذارہ ہی نہیں۔ اسلام میں کوئی ایسی بات نہیں جو مخفی رکھنے کے لائق ہو یا جو خاص کے واسطے اور ہو اور عوام کیواسطے الگ ہو۔ جیسا کہ بعض مذاہب میں اکثر باتیں دوسرے لوگوں سے مخفی رکھی جاتی ہیں۔ کسی پر ظاہر نہیں کی جاتیں۔ ہندوؤں میں ساکت مت ہے۔ وہ عام طور پر اپنے عقائد کو بیان نہیں کرتے بلکہ اس کے اظہار میں بہت مضائقہ کرتے ہیں۔ اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جس کا بیان اہل اسلام کے واسطے کسی حالت میں بھی قابل شرم ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام اپنے عقائد کو ہمیشہ اونچے سے اونچے مکانوں پر چڑھ کر اور بلند میناروں پر کھڑے ہو کر دن میں پانچ دفعہ پکار کر سب کو سنا دیتا ہے۔ موذن کانوں میں انگلی دے کر تاکہ اس کے کان کے پردوں کی حفاظت ہو نہایت بلند آواز سے ایسے کلمات بول دیتا ہے جو کہ دین اسلام کے تمام اصول اور فروع کے لئے جامع ہیں یہی اصلی اور حقیقی اور سچا مذہب ہے۔ جس کی منادی کوٹھوں پر چڑھ کر برملا کی جاتی ہے افسوس ہے کہ موجودہ صدی کے مسلمان اذان کی حقیقت سے آشنا نہیں رہے اور اس کی خوبیوں سے بے خبر ہو گئے ہیں۔ ورنہ بطور فخر کے اسے دیگر مذاہب کے سامنے پیش کرتے اور صرف اس کے ذریعہ سے سب کو جیت لیتے اس میں عقائد اصول فرائض مراتب۔ ضروریات۔ نتیجہ اعمال سب باتیں شامل ہیں۔

اللّٰہ اکبر

اللّٰہ سے کون بڑا ہے۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ اللّٰہ وہ ذات ہے۔ جو تمام صفات کاملہ سے موصوف اور تمام بدیوں سے منزہ۔ اور عبادت کے لائق ہے اس سے بہتر مدح کا کوئی کلمہ نہیں اور عبادت کے واسطے بلانے کے لئے کسی قوم نے اس سے بہتر کوئی تجویز نہیں کی۔

یورپ امریکہ نے اپنی ترقی نہیں دکھائی

ایک دفعہ ایک انگریز پادری صاحب کے ساتھ مجھے گفتگو کا موقعہ ہوا۔ اثنائے گفتگو میں ممالک یورپ و امریکہ کی ترقی کا ذکر ہوا۔ پادری صاحب فرمانے لگے کہ دیکھو عیسائی اقوام نے کتنی بڑی ترقی کی ہے۔ میں نے کہا میں تو ان کی کوئی ترقی نہیں دیکھتا۔ اگرچہ موچیوں کے کام میں انہوں نے بہت ترقی کی ہے اور بہت عمدہ خوبصورت جوتے بنانا جانتے ہیں یا اگر جلاہے کے کام میں انہوں نے بہت ترقی کر لی ہے۔ اور بہت سا کپڑا بنانا جانتے ہیں یا چکی پیسنے کے کام میں بہت ہوشیار ہو گئے ہیں تو ان سب باتوں کا انجام یہ ہوا کہ انہوں نے روپیہ کمانے کے کام میں بہت ترقی کر لی ہے اور وہ بڑے دولتمند ہو گئے ہیں۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس ترقی پر انجیل کا کیا فتویٰ ہے (متی باب ۱۹ آیت ۲۳ میں) لکھا ہے کہ تب یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا میں تم

سچ کہتا ہوں کہ دولت مند کا آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونا مشکل ہے بلکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گذر جانا اس سے آسان ہے کہ ایک دولت مند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو۔"

اس سے ثابت ہوا کہ یہ لوگ دولت مند لوگ جن کا آپ ذکر کرتے ہیں عیسائی دنیا کے واسطے قابل فخر نہیں ہو سکتے پھر انجیل میں تو لکھا ہے کہ توکل کی فکر آج نہ کر۔ کیا آجکل کے پولیٹکل لوگ جو سو سو سال کے بجٹ بناتے ہیں۔ اس آیت پر عملدرآمد کرنے والے ہیں کیا ان کی پولیٹکل ترقیاں انجیل کی تعلیم کو سچا ثابت کر سکتی ہیں یہاں تو گفتگو مذہب کے متعلق ہے۔ دنیاداری کے متعلق نہیں۔ مذہبی امور میں آپ یورپ امریکہ کی کوئی ترقی دکھلائیں۔ مذہبی امور میں سے ایک امر یہ ہے کہ نماز کے واسطے لوگوں کو کس طرح سے بلایا جاوے اس میں آپ نے سوائے گھنٹہ بجانے کے کیا تجویز اختیار کی ہے۔ اللہ اکبر اذان سے بڑھ کر کوئی بات بتاؤ۔ اس سے بہتر کوئی لفظ نکالو۔ پادری صاحب ذہین آدمی تھے بہت غور کی اور دیر تک سوچتے رہے۔ آخر فرمایا کہ بے شک اللہ اکبر سے بہتر کوئی لفظ نہیں ہے۔ ان مدت کے بعد ایک مسیحی اخبار کے رسالہ میں پڑھا۔ کہ اذان کی بھدی اور بے سری آواز کو گھنٹہ کی سریلی آواز سے کیا نسبت۔ واہ وا۔

ثبوت ہستی باری پر مباحثہ

سوفسطائی کی ملاقات کے بعد مجھے کسی ایسے آدمی سے ملنے کا شوق تھا جو دہریہ ہو۔ اور ہستی باری کا منکر ہو میں دیکھنا چاہتا تھا کہ ان لوگوں کے پاس کیا دلیلیں ہیں۔ جو وہ خدا تعالیٰ کے وجود سے منکر ہیں۔ اس کا موقع مجھے ایک بڑے رئیس کے دربار میں ملا آخری وقت دن کا تھا کھلے میدان میں دور تک سفید چاندنی (فرش پر) بچھی ہوئی تھی۔ اور اس کے کونوں پر میز فرش لگے ہوئے تھے۔ آہستہ آہستہ نرم نرم ہوا چل رہی تھی۔ اور ہوا کے سبب سے چاندنی میں ایک لطیف موج اٹھتی تھی جو دور تک نہایت موزون لچکتی ہوئی چلی جاتی تھی۔ یہ قدرتی نظارہ ایسا دلکش تھا کہ بڑی توجہ سے اس میں بالکل منہمک ہو گیا اور صوفیانہ خیالات دل میں آکر مجھ پر ایک وجد سا طاری کر رہے تھے۔ رئیس اپنے پرائم منسٹر (وزیر اعظم) کے ساتھ کچھ مباحثہ کر رہا تھا۔ جو بعد میں مجھے معلوم ہوا۔ کہ وہ مباحثہ ہستی باری کے متعلق تھا۔ وہ پرائم منسٹر (وزیر اعظم) موجودہ علوم کے رو سے ایک بہت بڑے پایہ کا آدمی تھا۔ وہ وجود باری تعالیٰ کا منکر تھا۔ رئیس خدا تعالیٰ کی ہستی کے دلائل دیتا تھا۔ اور وزیر اس کے برخلاف کہتا تھا۔ اثنائے گفتگو میں جب رئیس کسی موقعہ پر رکا تو اس نے مجھے آواز دی اور کہا۔ کہ آپ ہستی باری کی کوئی دلیل دیجئے۔ میں نے کہا یہی چاندنی اس وقت خدا تعالیٰ کی ہستی کا بڑا بھاری ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کس طرح۔ میں نے کہا۔ آپ غور کریں۔ کیا آپ نے کبھی ایسا دلربا نظارہ دیکھا ہے۔ کس خوبصورتی کے ساتھ کیسا موزون یہ تموج ہے۔ (باقی آئندہ)

پادشاہانی کا وہابی واعظ

خلق خدا کی ہدایت اور تبلیغ اسلام اور لوگوں کو تقوی و طہارت کی طرف مائل کرنے اگر کوئی محض للہ اٹھے تو وہ ایک قابل قدر وجود ہے مگر افسوس کہ بعض واعظ صرف اپنا رنگ جمانے کے لئے اپنے وعظوں میں خواہ مخواہ ایک سلسلہ پر حملہ کرتے ہیں اور لوگوں کے جذبات کو ان کے برخلاف برانگیخت کر کے بدامنی پھیلانے سے ہرگز نہیں ڈرتے۔

پادشاہانی کے واعظ کا یہ وطیرہ ہے کہ وہ موقعہ بموقعہ احمدیوں سے چھیڑ چھاڑ کرتا ہے اور احمدی اس کے مقابل میں حتی الوسع اعراض۔ عفو۔ صفح پر عمل پیرا رہتے ہیں لیکن افسوس کہ وہ بجائے شرمندہ ہونے کے اور بھی دلیر ہو کر سلسلہ حقہ پر افترا کرتا ہے۔ پچھلے دنوں میں ... پنڈی لالہ (دیوات) میں قربانی کا مسئلہ چھیڑ دیا۔ کہ احمدیوں کی قربانی اور ان کا ذبیحہ حرام ہے۔ یہاں تک تو کچھ حرج نہ تھا کیونکہ ہم تو ان سے پہلے ہی قطع تعلق کر چکے ہیں اور ہمارے امام نے ایسے غیر احمدیوں کے ساتھ ملکر قربانی کرنے سے منع کر دیا ہے۔ مگر اس واعظ کے علم و فضل کی قلعی کھل گئی۔ جو قرآن مجید کی صریح آیات کے خلاف فتوے دیتا ہے اور پھر افترا پردازی کرتا ہوا جاہلوں کو بہکاتا ہے کہ مرزا صاحب کہتے ہیں زمین و آسمان میں نے بنایا ہے (۲) میں خدا کا بیٹا ہوں (۳) قرآن مجید میں کمی بیشی ہے اور کچھ آیات خود ملادیں۔

بہتان باندھنے والے واعظ سے ہمارا مطالبہ ہے کہ ایسے کلمات کفر کا حوالہ وہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء سید الاولیاء کی کتب میں سے بقید صفحہ سطر و نام کتاب دے تاکہ وہ میں سے ایسے اوہام کا جواب بھی دکھا دیا جائے

اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو اسے شرم آنی چاہیئے۔ اس سے پہلے خوجیانوالی میں بھی وہ ایسے حوالوں خصوصاً ستبچن سے ایک حوالہ کے صحیح نہ نکلنے سے زک اٹھا چکا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ وہ اسے بھول گیا۔

بائبل کا پرچار

منشی رحیم بخش صاحب راجپوت نو مسلم واعظ اسلام کے نام نامی سے ناظرین واقف ہیں۔ ان کی ایک کتاب نوردل نام پہلے شائع ہو چکی ہے اب انہوں نے ایک کتاب بائبل پرچار لکھ کر شائع کی ہے جس میں اپنی نظم مناجات نوردل کو بھی درج کیا ہے ہولی بائبل کا بھی کچھ بیان قابل دید درج کیا ہے۔ اور عیسائیوں کے خدا یسوع کے اعمال کا نقشہ ان کی کتب مسلمہ سے ایسی عمدگی اور فصاحت سے درج کیا ہے کہ اگر ایک دفعہ کوئی غیر متعصب عیسائی پڑھے گا۔ تو ضرور اس باطل عقیدہ سے ہٹ جائیگا۔ اور اگر متعصب یا مشن کے ٹکڑوں کا لالچی ہوگا۔ تو کم از کم اس شخص کو بہکانے سے باز رہیگا بلکہ اس سے ہٹ جائیگا جس کے ہاتھ میں یہ کتاب ہو اس کتاب کی قیمت صرف ۱؍ ہے اور منشی صاحب موصوف سے ملسکتی ہے جن کا پتہ کتاب پر قادیان ضلع گورداسپور لکھا ہے۔

نقشہ ضروریات شاعری

سید محمد مہدی صاحب متخلص بہ کمال خلف جناب جلال لکھنوی نے ایک آئینہ اوزان لکھا ہے۔ جس سے ان کے تبحر علمی و وسعت معلومات کا ثبوت ملتا ہے آجکل کے اکثر شاعر صرف طبیعت کی موزونی سے کام لیتے ہیں اور بعض شعروں میں لغزش کھاتے ہیں ان کے لئے یہ نقشہ نہایت مفید ہو سکتا ہے بلکہ عروض سے فی الجملہ واقفیت حاصل کرنے کے لئے یہ خلاصہ نہایت ہی عمدہ ہے اس کے ساتھ آپ نے غزلیات تازہ و لاجواب کا ایک چوورقہ بھیجا ہے۔ جو ادبی لحاظ سے قابل قدر چیز ہے۔ ملنے کا پتہ۔ جناب کمال۔ دارالریاست رامپور

سری نگر میں ہیضہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
مخدومی المکرم جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے آپ کی خدمت میں تحریر کیا تھا کہ میں بہت جلدی اب سری نگر سے پنجاب کی طرف روانہ ہو جاؤنگا لیکن ہر روز چلتے چلتے آج ۱۰ر اگست ۱۹۱۰ء ہو گئی ہے اور تا حال سری نگر میں موجود ہوں۔ اب ارادہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۰ اگست کو یہاں سے چلا جاؤں گا۔ ہر روز کی تیاری نے آپ کی طرف خط بھی نہیں لکھنے دیا۔ یہاں ہیضہ کا زور بہت ہے جس قدر کیس ہوتے ہیں وہ لکھے نہیں جاتے کیونکہ یہاں کوارنٹین بنا ہوا ہے اور لوگوں کو عام خیال پیدا ہوا ہوا ہے کہ جو بیمار ہوتا ہے اس کو ارنٹین میں لیجاتے ہیں۔ اور وہاں جاکر ڈاکٹر صاحبان کچھ دوائی دے کر مار دیتے ہیں اس غلط اور بے ہودہ خیال نے یہاں تک ترقی کی ہوئی ہے کہ اگر کسی کے گھر میں کوئی بیمار ہو جاوے تو وہ ڈاکٹر کو دکھلاتے نہیں۔ خواہ لڑائی ہی کرنی پڑے اور خواہ مریض اندر ہی مر جاوے باوجود باقاعدہ کیسوں کا اندراج نہ ہونے کے پھر بھی میں آپ کی اخبار میں درج کرنے کے لئے گوشوارہ اموات واردات تحصیلدار ارسال خدمت کرتا ہوں۔ یہ گوشوارہ بموجب رپورٹ سرکاری صحیح و درست اور صحیح ہے لیکن دراصل جس قدر واردات ہیضہ گوشوارہ درج میں اس سے اگر سہ گنا سمجھا جاوے۔ تو پھر ممکن ہے کہ صحیح التعداد کا اندازہ ہو جاوے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ جس قدر ہیضہ کے کیس ہوتے ہیں اس قدر اموات نہیں۔ اموات نسبتاً بہت کم ہے۔ سوائے فروخ ناکہ کے باقی سب میوہ اور پھل ابھی تک کچے ہیں۔ جو اشیاء ہیضہ کو مضر پڑتی ہیں اور جن سے ہیضہ کی واردات میں زیادتی ہوتی ہے سرکاری طور پر ان کے استعمال کی یا خرید و فروخت کی بندش ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن یہاں عام طور پر فروخت ہوتی ہیں۔ مثلاً تربوز۔ خربوزہ۔ کھیرہ۔ ککڑی کچے میوہ جات سیب ناشپاتی دانخ وغیرہ وغیرہ خوشہ کی۔ آڑو۔

گوشوارہ واردات مرگ علاقہ ریاست کشمیر از ابتدائی ۲۴ جون ۱۹۱۰ء لغایت ۱۰ اگست ۱۹۱۰ء

نام شہر یا تحصیل	تعداد کیس	تعداد اموات
شہر سری نگر	۱۰۹۵	۴۴۴
تحصیل سری نگر	۶۳۱	۲۳۰
اونتی پورہ	۸۰۷	۹۳۱
بارہ مولا	۱۴۱	۵۲
سری پرتاب سنگھ پورہ	۹۱۴	۳۸۷
کلگام	۱۵۱	۸۹
اسلام آباد	۱۰۵۱	۶۱۳
گرناہ	۲	۱
ونتی پورہ	۳۶۵	۱۳۴
اوری	۲	۱
مظفر آباد	۵	۱
جاگیر راجہ امر سنگہ بہادر	۷	۷
میزان	۵۱۷۱	۲۵۹۵

درخواست جنازہ

سید شاہ محمد صاحب اہل پوری اپنے والد مرحوم سید نبی بخش کے لئے دعائے جنازہ کی درخواست احباب سے کرتے ہیں۔

المفتی

۲۲۵ مُردہ بچہ کا جنازہ ایک شخص کے خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المہدی نے فرمایا کہ جو بچہ مُردہ پیدا ہو اس کے واسطے نماز جنازہ نہیں ہوتی۔

۲۲۶ زانی کا نکاح ایک شخص نے دریافت کیا کہ کیا ایک زانی اپنی زانیہ کی نواسی سے نکاح کر سکتا ہو حضرت نے فرمایا کہ قرآن شریف کے حکم کے مطابق زانی مرد کسی پاک دامن لڑکی سے نکاح نہیں کر سکتا۔

۲۲۷ ہرن کی قربانی ایک شخص نے دریافت کیا کہ کیا عید اضحٰی پر ہرن کی قربانی دی جا سکتی ہے فرمایا کہ نہیں۔

۲۲۸ بیوی کی پہلی اولاد کی کفالت ایک دوست نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا بیوہ کے نکاح پر بیوہ کی پہلی اولاد کی کفالت لازم ہے۔ فرمایا کہ لازم ہے۔ اگر وہ شخص اپنے آپ کو اس قابل نہیں پاتا کہ ان کی کفالت کرسکے تو اسے چاہیئے کہ ایسی بیوہ سے نکاح نہ کرے کیونکہ بیوہ کے بچے یتیم ہیں ان کی حق تلفی ظلم ہے۔ وہ ہر طرح سے قابل رحم ہیں ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہیئے۔ جس سے ان کی تربیت میں کوئی نقص واقع ہونے کا اندیشہ ہو۔

ہندوؤں کی پاکیزگی۔ علامہ ابو الریحان بیرونی کی کتاب الہند میں مرقوم ہے۔ کہ ہندوؤں کو اس کے غیر مذہب کی وجہ سے اتنی نفرت تھی۔ کہ تعلیم کی وجہ سے جب وہ برہمنوں کے پاس آتا تھا تو اس کے اٹھنے پر وہ زمین جس پر بیٹھا ہوتا۔ طہارت کے لئے گائے کے پیشاب سے دھو ڈال اور گوبر سے لیپ دی جاتی تھی۔

اعجاز النبی۔ تیرہ سو برس ہوئے پیغمبر اسلام (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرمایا تھا کہ المعدۃ بیت الداء۔ دنیا کی تاریخ کو اب تک نہ معلوم ہو سکا۔ کہ کسی قوم کسی ملک اور کسی زمانہ میں کسی بڑے سے بڑے بلیغ یا فلاسفر نے ایسی حکیمانہ تعلیم پیش کی ہو جو روئے زمین کی تمام آبادی کے لئے یکساں طور پر ہمیشہ کے واسطے مفید ثابت ہو۔ صرف اس کی واقعیت کے ثبوت دینے میں اس وقت سے اب تک علم طب کی عمر صرف ہوئی ہو۔

سوا من جنیؤ پرکاش لکھتا ہے۔ کہ " اورنگ زیب سلطان دھرم کا بڑا کٹھپانی تھا۔ وہ ہندوؤں کا سوا من جنیؤ اتروا کر تب روٹی کھاتا تھا" ایک جنیؤ کا وزن قریباً تین ماشہ ہوتا ہے پس اس حساب سے سوا من سے ۱۰ ہزار ہندو مسلمان ہوئے۔ چونکہ عالمگیر بھی دو وقت ہی روٹی کھاتا ہوگا۔ لہٰذا ہر روز ۲۲ ہزار ہندوؤں کو مسلمان کرتا ہوگا وہ پچاس برس خود مختار بادشاہ رہا۔ لہٰذا حساب بتاتا ہے کہ اس نے ستاون کروڑ ساٹھ لاکھ ہندو کو مسلمان بنایا۔ مگر مسلمان بمشکل ۷ کروڑ ملتے ہیں بلکہ تمام روئے زمین پر بھی اتنے مسلمان نہیں

دیوانہ کتے کے کاٹے کا علاج۔ دیوانہ کتے کے کاٹے کا علاج کسولی اور علاقہ مدراس میں ہوتا ہے لیکن اگر فی الفور دو درجن جونک لگادی جاویں تو مریض کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

ہیضہ کا علاج۔ جوان آدمی کے لئے تیس قطرے ایسٹک ایسڈ کے اور ۳۰ قطرے سپرٹ آف نائٹر کے نصف وائن گلاس پانی میں ملاکر دینے چاہیئں۔ بچوں کو مطابق عمر کے کم مقدار دیجائے اگر پیاس ناقابل برداشت ہو تو تھوڑا سا سوڈا دینے میں

خوفناک طوفان۔ جاپان میں ہولناک سیلاب آیا ہے جس سے بڑی سخت بربادی وقوع میں آئی دیہات اور شہر بہ گئے ہیں سینکڑوں جانیں تلف ہوئیں۔ ٹوکیو کے زیریں حصہ میں تیس ہزار گھر پانی کے اندر ڈوبے ہوئے ہیں۔ ریل گاڑیوں کی آمد و رفت بند ہے ہزاروں آدمی فاقہ مر رہے ہیں۔

ظلم۔ گاڑی بان کے گھٹنے میں چوٹ آئی اس سے جھلا کر اس نے گھوڑے کی زبان باہر نکالی اور اسے کسی چیز سے باندھ کر اس میں کیل ٹھونک دی۔ ڈھائی گھنٹے تک گھوڑا اسی حالت میں پڑا رہا بعد میں زبان کٹوانی پڑی۔ (۲) ایک شخص نے غصہ میں آکر نہ صرف اپنی حاملہ بیوی کو چھت سے گرادیا بلکہ خود بھی گر پڑا۔ اور زخمی ہوا۔

مجسٹریٹ کی دانشمندی۔ ایک عورت کے زیور سے زرگر انکاری ہو گیا مقدمہ ہوا مجسٹریٹ نے زرگر سے اسکی انگوٹھیاں لیکر بطور

انصار بدر توجہ فرماویں

سال کا اخیر ہے فنڈ میں روپے کی ضرورت ہے۔ بقائے وصول نہیں ہوئے بلکہ کئی سو روپیہ خریداروں کے ذمے ہے جس کے لئے ہم نے جوابی کارڈ تک لکھے۔ مگر بعض احباب نے جواب تک نہ دیا۔ حالانکہ اس کے لئے آسان تدبیر ہے کہ قسط وار روپیہ ادا کر دیا جاوے۔ آئندہ کے لئے اپنی استطاعت دیکھ کر اخبار جاری کرواویں۔ بغیر سرِ دست یہ تجویز سوجھی ہے۔ کہ ایسے حضرات کو نام بنام پورے پتہ کے ساتھ اخبار میں خطاب کیا جاوے تاکہ وہ کچھ جواب تو دیں۔
فی الحال ہم اپنے انصار سے مخاطب ہیں کہ وہ خریدار بڑھانے کی طرف توجہ فرماویں اور مفصلہ ذیل کتابیں کارخانہ کی امداد کے سبب خرید لیں۔

(۱) دُرِّ ثمین اُردو۔ جو چھپ کر طیار ہو گئی ہے۔ جس میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یوم الوصال تک تمام اردو نظمیں ہیں حجم ۸۰ صفحات قیمت ۳ آنے (نسخہ گذشتہ کی قیمت ۵؍)

(۲) سُنّتِ احمدیہ۔ اس میں نماز روزہ کے مسائل بالدلائل مرقوم ہیں۔ احمدی فقہ کی نہایت معتبر کتاب پسندیدہ امیر المؤمنین ہے۔ ہر مسئلہ کی دلیل آیت و حدیث کے ساتھ مرقوم ہے۔

اگر احباب خرید لیں۔ تو بہت سے مسئلے ان کو خط لکھ کر دریافت نہ کرنے پڑیں۔ قیمت ۴؍

(۳) ظہور المسیح۔ یہ کتاب وفات مسیح کے متعلق مکمل ہے۔ حضرت مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اسے پڑھ کر اپنے تواجد و تراقص کو ضبط نہ کر سکتا تھا۔ آیۃ استخلاف کی بھی کامل تفسیر ہے۔ قیمت ۶؍

(۴) معیار الصادقین۔ اس کتاب کی طرف احباب نے توجہ کم کی ہے۔ اس میں راستبازوں کی پہچان کے اصول اور حضرت اقدس کے دعاوی پر کافی بحث ہے۔ قیمت ۳؍

(۵) کفارہ۔ یہ لکچر جس میں عقلی و نقلی دلائل سے کفارہ (باطل عقیدہ نصاریٰ) کی تردید کی گئی ہے اس قابل ہے۔ کہ ہر احمدی کے پاس اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے۔ اور عیسائیوں کے درمیان مفت تقسیم کی جائے کیونکہ کسر صلیب کے لئے یہ ایک کارگر حربہ ہے۔ قیمت ۱؍ (ایک روپیہ میں ۸ نسخے)

(۶) شہادت القرآن۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن حصہ اول کا جواب ہے۔ علمی مباحث میں بہت کام دینے والی کتاب ہے۔ قیمت ۲؍
جو صاحب مذکورۂ بالا کتابیں اکٹھی منگوائیں گے ان سے بجائے عہ کے عہ لئے جاویں گے۔

الخطبہ

ایک بیوہ لڑکی عمر پندرہ سال کے واسطے ایک ایسے احمدی کی ضرورت ہے۔ جو لوہار یا ترکھان۔ متقی۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ کسب دار۔ ملازم۔ عمر پچیس سال سے کم۔ پہلی بیوی نہ ہو نیک اخلاق ہو۔ ساکن ضلع گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ ہو۔ درخواست کے ساتھ چار آنے کے ٹکٹ ہوں اور معرفت منیجر بدر ہو۔

۲۔ ایک کنواری لڑکی عمر پندرہ سالہ قوم کشمیری غیر احمدی کے واسطے ایک احمدی کشمیری لڑکے کی ضرورت ہے۔ جو عمر بیس سال سے کم ہو اور باقی صفات مندرجہ نمبر ا سے متصف ہو۔ درخواست کے ساتھ ۱؍ کے ٹکٹ ہوں۔ معرفت منیجر اخبار بدر ہو۔

۳۔ ایک بیوہ عمر پندرہ سالہ قوم کشمیری کے واسطے احمدی لڑکے کی ضرورت ہے۔ عمر بائیس سال کے قریب باقی صفات نمبر ا سے متصف ہو۔ درخواست کے ساتھ چار آنے کے ٹکٹ ارسال ہوں۔ اور خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے ہی ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہو گیا ہے۔ تو اس کے گھر میں ایسی ہی بیکار بڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچ لیتے تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور جس پچیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اصل دوا ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد مروڑ اور قے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی شیشی ۵؍ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵؍

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند رہتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بدہضمی اور اپھارہ کا کم ہونا بسبب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گردے کے نیچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوسری دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸؍ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵؍
ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ
مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت مفت ہے منگا کر ملاحظہ کیجئے

صدائے اقبال

تجارت کا راز

ایصاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدر میں بعنوان "تجارت کا راز" دیا تھا۔ فیس مقررہ تھی اب اکثر اصحاب کے ارشاد کے بموجب فیس معاف کر دی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی مستفید ہو سکیں۔ شرائط حسب ذیل ہیں (۱) صابن انگریزی قسم اعلیٰ بدون امداد آگ یعنی دوچند صرف پندرہ منٹ میں تیار کرنیکی عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۸؍ روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف جو ابی لفافہ یا جوابی کارڈ ورنہ جواب ندارد۔ (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن انگریزی قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دیجاویگی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدوں اجازت منیجر ترکیب کسی کو نہ بتائی جاوے گی۔ روانہ کرنا ضروری ہوگا۔
المشتہر۔ غلام محی الدین اقبال احمدی موضع جنڈ والی آنبس (گھوڑ ریالہ) تحصیل ضلع لائلپور

مُفرّح یاقوتی

یاقوت۔ مرجان۔ مروارید۔ زعفران کستوری۔ عنبر۔ جدوار۔ رگما ہی نولاد۔ سونا ملاکر یہ مفرح بنی ہے۔ دل و دماغ اور روح کو تازہ کرتی ہے اور اسکو خاطر خواہ نشاط اور تفریح پہنچاتی ہے۔ اعضائے رئیسہ کو بدرجہ کمال تقویت حاصل ہوتی ہے۔ تپ مانع اعتدالیوں کی وجہ سے جو نقص پیدا ہو رہے ہیں ان کے دور کرنے کے لئے نہایت درجہ کی مفید ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۵ تولہ مفرح یاقوتی ہے چار روپے۔
حکیم محمد حسین موجد مفرح یاقوتی مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ نو لکھا لاہور

ایکسپیپین سس کی جنتری

جس میں از ابتدائے ۱۸۳۲ء لغایت ۱۹۰۷ء و ۱۱۹۷ء لغایت ۱۳۲۵ء و ۱۱۹۰ فصلی لغایت ۱۲۹۰ فصلی و ۱۸۳۹ء لغایت ۱۹۶۳ بکرمی مفصل تاریخیں ایک دوسرے کے مقابل اور مطابق اہل ملک کے فائدہ کے لئے جمع کر کے میاں معراج الدین عمر نے چھپوائی ہیں۔ مبلغ تین روپے پر یہ جنتری مفصلہ ذیل پتہ پر مل سکتی ہے۔ ساہوکاروں اور اہل مقدمات کے لئے از حد مفید ہے۔
پتہ۔ میاں معراج الدین عمر۔ معراج منزل نو لکھا لاہور

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن مجید کے نوٹ

پارہ اکیسواں ۲۱

(مورخہ ۱۲- جولائی ۱۹۱۰ء)

(بقیہ رکوع ۸۔ سورۃ الروم رکوع ۵)

(از مولوی محمد سرور شاہ صاحب)

قل سیروا فی الارض۔ یہ سمجھایا کہ اپنے نفسوں پر غور نہیں کرتے تو دوسروں کے حالات سے ہی عبرت پکڑو۔ اور سوچو۔ کہ بعض اگلی قومیں کیوں تنزل میں آئیں۔ ہمارے لئے عبرت پکڑنے کے واسطے بہت صاف راہ ہے۔ کیونکہ تمام ہلاکت و تباہی کی راہوں کے نمونے موجود ہیں اسی واسطے اس وقت کا نام اُمت مرحومہ رکھا گیا۔

کان اکثرھم مشرکین۔ یہ ان تباہ شدہ قوموں کے مختلف اسباب میں سے ایک جامع بات بتائی ہے۔ اور "شرک" ہے۔

دنیا میں جس قدر بدیاں ہیں ان سب کی جڑ شرک ہے۔ مثال کے طور پر سنو ایک شخص چوری کرتا ہے۔ اب اگر یہ شخص خدا کو صفت رزاقیت میں واحد باور کرتا تو کبھی چوری نہ کرتا پھر یہی شخص مشرک فی الحکم بھی بنا کیونکہ اس نے اس ذریعے سے رزق تلاش نہیں کیا۔ جو خدا نے مقرر کیا تھا بلکہ وہ افرءیت من اتخذ الٰھہ ھواہ۔ کا مصداق بنا اور اپنی ناجائز تدبیر پر بھروسہ کیا۔

اس آیت میں یہ نکتہ بھی قابل یادداشت ہے کہ نہ تو تمام قوم نیک ہوجاتی ہے نہ تمام ہی بری۔ بلکہ اکثر پر حکم ہوتا ہے۔ ایک خاص شخص کے معاملہ میں بھی یہی بات ہے کہ جب بدیاں نیکیوں سے بڑھ جائیں۔ تو عذاب نازل ہوتا ہے۔

فاقم وجھک۔ قرآن شریف میں جب واحد مخاطب ہو تو مفسر عام طور پر اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد لیتے ہیں۔ مگر یہ صحیح نہیں۔ بلکہ تمام لوگ فرداً فرداً تاکید کے لئے مخاطب ہیں۔ اس کے معنے ہوئے اپنی توجہ کو ٹھیک ٹھیک قائم کرے۔

یوم۔ یوم مطلق وقت کے معنے میں بھی آتا ہے

یصدعون۔ طاب والی چیز جب پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ تو اسے صدع کہتے ہیں۔ اس کے معنے ہیں جدا جدا ہو جائیں گے۔ یعنی دودھ کا دودھ پانی کا پانی۔ نیک الگ۔ بد الگ۔ فرماتا ہے اس کامل امتیاز کا دن آنے سے پہلے کچھ کر لو۔

کفرہ۔ کفر جیسے انکار اور حق پوشی کو کہتے ہیں ایسا ہی ناشکری کو۔ یہ بھی تمام بدیوں کا جامع لفظ ہے۔

یمھدون۔ تمہید کرتے ہیں یعنی اپنی عاقبت سنوارتے ہیں۔

من فضلہ۔ اس سے ظاہر ہے کہ ابدی "نجات" فضل سے ہے اور اس فضل کو کھینچنے والے ہیں۔ ایمان و عمل صالح۔ عمل تو محدود ہے اور نجات غیر محدود۔ اسی وجہ سے نجات ابدی کا مدار فضل پر ہے۔

ومن ایاتہ۔ خدا تعالےٰ اشیاء کے دنیوی فوائد بتاتا ہے تو ساتھ ہی روحانیات کی تعلیم دیتا ہے۔ چنانچہ ان ہواؤں سے یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ روحانی عالم میں بھی مبشرات ہوتے ہیں۔ اور پھر خدا کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ جب کسی نبی یا مجدد نے آنا ہوتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ ایک ہوا چلاتا ہے اور بہت سے قلوب اس تعلیم کے ماننے کے لئے طیار ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بعض لوگ کسی نبی کی تعلیم سن کر بول اُٹھتے ہیں۔ یہ تو ہم پہلے ہی سے مانتے تھے۔ یا ہمارا بھی یہی خیال تھا۔

الذین اجرموا۔ وہ لوگ جو یقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل کے مصداق ہوں

فی السماء۔ بلندی میں۔ سماء کے اصل معنے یہی ہیں۔ مگر جب عام طور پر یہ لفظ آسمان پر بولا جانے لگا۔ تو اس کے حقیقی معنے یہی سمجھے گئے۔ حالانکہ یہ نسان ہے۔ سماء البیت کہتے ہیں چھت کو اور سماء النعل جوتے کے تلوے کو

الودق۔ بوندوں کو۔

لمبلسین۔ یہ سمجھاتا ہے کہ نبی کے آنے سے پہلے بعض لوگ مایوسی کی حد تک پہنچ جاتے اور وہ یقین کرتے ہیں کہ اب یہ روحانی مُردے زندہ نہ ہوسکیں گے اور اب اس بنجر میں کوئی پودہ سرسبز نہ ہوگا۔ مگر خدا تعالیٰ اپنی رحمت کی بارش سے اس زمین کو زندہ کرتا ہے۔

کل شیء۔ ہر چاہی ہوئی بات پر۔ خدا تعالیٰ نے جہاں اپنی قدرت کی وسعت کا ذکر کیا ہے۔ وہاں ساتھ ہی اس کو ارادہ و مشیت سے مقید کیا ہے۔ فعال لما یرید۔ یفعل ما یشاء۔

مورخہ ۱۳- جولائی ۱۹۱۰ء

(از مولوی محمد سرور شاہ صاحب)

(پارہ ۲۱۔ رکوع ۹۔ سورہ الروم رکوع ۶)

اس سے پہلے رکوع میں روحانی مُردوں کے زندہ کرنے کا ذکر تھا۔ اب حشر اجساد کے متعلق مشرکوں کو دنیوی زندگی کے مختلف مراتب یاد کرا کے ثبوت دیتا ہے دلائل دو قسم ہیں۔ ایک امکانی اس میں سے یہ ثابت ہو کہ ایسا ہونا ممکن ہے! دوسری قسم جس سے کسی چیز کا بالضرور ہونا ثابت ہو۔ زمین مُردہ کے زندہ ہونے کا بیان قیامت کا امکانی دلیل ہے اب اور دلیل دیتا ہے۔ کہ تم پہلے کیسے ضعیف و ناتوان ہوتے ہو۔ پھر کیسے طاقتور پھر ضعیف و اضعف۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ یخلق ما یشاء و ھو العلیم القدیر یعنی خدا ہر چیز کے بنانے اور بگاڑنے کا علم اور اس پر قدرت رکھتا ہے۔ پس جو مخلوق کو دوبارہ پیدا کرنے کا پورا علم رکھتا ہے اور اس پر قادر ہے یہ بھی سمجھایا

کرتے ہیں کہ یہ ضعف کم علمی یا عدم قدرت کی وجہ سے نہیں بلکہ وہ حکمت سے ایسا کام کرتا ہے۔

ما لبثوا غیر ساعۃ۔ مفسرین لکھتے ہیں کہ عذاب و ثواب کے تین مراتب ہیں۔ ایک مرتبہ قبر۔ عالم برزخ و دوم جنت و دوزخ میں پہونچنا۔ سوم تمام انعامات و عذاب الٰہی کا کامل ظہور۔

چونکہ دوسرا مرتبہ پہلے سے اعلےٰ ہے اس لئے مشرک بوجہ جہالت پہلی حالت میں رہائش کو دوسری کے مقابل میں گھڑی کے برابر سمجھیں گے۔ یعنی جب آخری حالت میں تکلیف زیادہ ہوگی۔ تو وہ پہلی اس کے مقابل میں ہیچ سمجھیں گے۔ مگر مومن کا یہ حال نہیں۔

غرض مشرک تو کہیں گے کہ ہم یہاں ٹھہرے اس سے پہلے کا زمانہ تو قلیل ہی تھا۔ مگر مومن کہیں گے یہ یوم البعث ہے جس کے تم منکر تھے اور اسی انکار کی وجہ سے تم پر سخت ہے۔ مگر کتاب اللہ میں یوم البعث تک ٹھہرنے کے معنے نہیں بنتے اس لئے مفسرین کو گھبراہٹ ہوئی ہے۔ میں کہتا ہوں۔ قرآن شریف نے اس کی خود ہی تفسیر کردی ہے۔ ایک مقام پر فرماتا ہے۔ ولا تعزموا عقدۃ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ۔ یہاں کتاب سے مراد مقرر شدہ زمانہ ہے۔

پس اس آیت کے یہ معنے ہوئے کہ تم ٹھہرے رہے اللہ کے مقرر کردہ زمانہ میں جس کی آخری حد یوم البعث تھی۔ یعنی وہ زمانہ جو تمہاری سزا کے لئے مقرر کیا گیا تھا اس کے گذرنے تک ٹھہرے رہے ہو۔

(۲) ساعت۔ مصیبت و تباہی کے وقت کو بھی کہتے ہیں۔ پس معنے یہ ہوئے جس دن کہ وہ تباہی کا وقت آئے گا۔ مجرم قسمیں کھائیں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ ہمیں کس قیامت کے قیام کی خبر دیتے ہو۔ ما لبثوا غیر ساعۃ۔ قیامت تو ہمارے سر پر پہلے ہی آئی ہوئی ہے۔ اور اب تک ہم قیامت کے بغیر نہیں رہے اس پر مومن کہیں گے۔ کہ تم اللہ کی مقرر شدہ میعاد تک ٹھہرے رہے ہو اور یوم البعث تو اب شروع ہوتا ہے۔

لا ینفعھم۔ دنیا میں تو انسان بہت سے عذر حیلے تراش کر بچ بھی سکتا ہے۔ مگر خدا کے حضور اس قسم کے عذر و حیلے نفع نہ دینگے۔

یستعتبون۔ خلیفۃ المسیح اس کے معنے کیا کرتے ہیں کہ یہ عتبہ سے ہے جس کے معنے ہوئے کہ وہ عتبہ دروازہ پر آنے نہ دئے جاویں گے یعنی وہ چوکھٹ پر پھٹکنے نہ دئے جائیں گے یہ عمدہ معنے ہیں مگر یہ معنے بھی ہیں کہ ان پر جو عذاب کیا جاتا ہے اس کا وہ شکوہ کریں گے۔ تو وہ شکوہ رفع نہ کیا جاوے گا۔

من کل مثل۔ مثل مثال کو نہیں کہتے بلکہ اس کے دو معنے ہیں (۱) حالت جیسے فرمایا۔ مثلھم کمثل الذی استوقد نارا۔ یعنی ان کی حالت (ب) مثل کسی چیز کی ایسی حالت بیان کرنا کہ اس سے دوسری چیز کی حالت کھل جائے چنانچہ الذی استوقد نارا کی حالت بیان کرکے منافقوں کی اندرونی حالت کھولی ہے۔

یہاں سورۃ الروم کے نوٹ ختم ہوئے

ابتداء سورۃ لقمان

(پارہ ۲۱۔ رکوع ۱۰۔ سورۃ لقمان رکوع ۱)

(بدستور از خلیفۃ المسیح)

مورخہ ۱۴ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

الم۔ انا اللہ اعلم

الحکیم۔ حق و حکمت سے بھری ہوئی۔ بڑی مضبوط باتوں والی

للمحسنین۔ جن میں احسان کا مادہ ہے ان کے لئے ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان کے معنے کئے ہیں ان تعبد ربک کانک تراہ وان لم تراہ فانہ یراک۔ (الحدیث)

(۲) دوسرے سے سلوک و نیکی۔ ایک یہودی کسی مسلمان کے پڑوس رہتا اور کوٹھے پر جانوروں کو دانے ڈالتا۔ اس مسلمان نے کہا کہ تیرا عمل بے فائدہ ہے۔ مگر آخر اسی نے مکہ کا حج کرتے دیکھا اور یہودی نے جتایا کہ یہ اس خیرات کا اجر ہے۔

(۳) ایک صحابی نے اپنی اونٹوں کی قربانی کا ذکر کرکے حضور نبوی میں عرض کیا کہ وہ شاید قبول نہ ہوئے۔ فرمایا۔ اسلمت علی ما اسلفت۔

(۴) ایک بدکار نے کتے کو دیکھا کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے رحم کرکے موزہ اتارا اور کنوئیں سے بھر کر اسے پانی پلایا۔ خدا نے نیکی کی راہ پر ایسا ڈالا کہ وہ جنتی ہو گیا (الحدیث) پس احسان کرنے والوں کو قرآن مجید خوب موجب ہدایت و رحمت ہو۔

سورۃ بقر کے ابتداء میں بھی قریباً یہی آیات ہیں۔ میں نے دیکھا ہے (۱) جو لوگ دعاؤں کے قائل نہیں (۲) غیب الغیب رنگ میں کسی مالک خالق کے قائل نہیں۔ (۳) داد و دہش کی عادت نہیں رکھتے۔ وہ کبھی کتب الٰہیہ سے منتفع نہیں ہوتے۔ اسی واسطے فرمایا۔ ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب و یقیمون الصلوۃ و مما رزقنھم ینفقون۔

سورۃ یوسف میں ہے۔ و لما بلغ اشدہ اتینٰہ حکما و علما و کذلک نجزی المحسنین۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ ہر محسن کو حکم و علم بخشا جاتا ہے۔

بالاخرۃ۔ جزا و سزا "غیب" میں ہے۔

علی ھدی۔ ہدایت پر سوار ہو جاتے ہیں اور منزل مقصود پر مظفر و منصور ہو پہنچیں گے۔

لھو الحدیث۔ ایسی باتیں جن سے جناب الٰہی سے غفلت ہو جائے۔ راگ سرود بالخصوص اس کے معنے ہیں اپنے اپنے ملک کے حالات کے مطابق ہیں۔

بغیر علم۔ نا سمجھی سے۔

ھزوا۔ ہنسی۔

فبشرہ۔ کھول کر خبر دو۔

بغیر عمد ترونہا۔ کوئی شخص نہیں جو کہے۔ کہ اس کے ستون میں نے ہی دیکھے ہیں۔

ان تمید بکم۔ خوراک دیتے ہیں تم کو کیونکہ بڑی بڑی ندیاں اور دریا پہاڑوں سے نکلتے ہیں (۲) جو جکر کھاتے ہیں تمہارے ساتھ (۳) ہاں لا ئمید بکم۔ تاکہ تم ہلاک نہ ہو جاؤ۔ زمین سیال تھی تو متواتر زلزلے آتے تھے اب زلزلے کم ہو گئے

مورخہ ۱۷۔ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۱ رکوع ۱۱۔ سورہ لقمان رکوع ۲)

الحکمۃ۔ نہایت مضبوط بات جس کا انجام بخیر ہو۔ جنون میں ایک شخص تھا۔ جس نے علموں کی تعریفیں یاد کر رکھی تھیں۔ اکثر اہل علم کا اس ذریعے سے امتحان کر کے ان کو بر سر محفل نادم کیا کرتا ایک دن مجھ سے بھی سوال کیا۔ کہ حکمت کی جامع مانع تعریف کیا ہے؟ میں نے سورۃ بنی اسرائیل کا رکوع ۴ کا ترجمہ سنا دیا۔ اس کے اخیر میں ہے۔ ذلک مما اوحی الیک ربک من الحکمۃ۔ سن کر دم بخود رہ گیا

ان اشکر للّٰہ۔ شکر کرنے سے نعمت بڑھتی ہے۔ فرمایا۔ لئن شکرتم لازیدنکم تم شکر کرو گے تو قسم ہے ہمیں اپنی ذات کی کہ ہم ضرور بڑھ چڑھ کر دیں گے۔

الشرک۔ شرک کے معنے ساجھی بنانا۔ اللہ کی ذات۔ صفات۔ افعال۔ عبادت میں کسی کو شریک ٹھہرانا۔

یا بنی اقم الصلوٰۃ۔ پہلے عقائد کے بارے میں فرمایا۔ اب عملی حصے کے متعلق وعظ سناتا ہے

(۱) جب عقائد صحیح ہو گئے (۲) اعمال صالح ہو گئے۔ پھر تم نے امر بالمعروف شروع کیا۔ تو لوگوں کی مخالفت پر صبر و استقلال سے کام لو۔ اس کے بعد جب تمہیں کامیابی حاصل ہو تو دیکھنا مت کبر نہ ہو جانا۔ اسی لئے فرمایا۔

ولا تصعر خدک للناس۔ اپنی گالیں مت پھلا۔

واقصد فی مشیک۔ اپنے تمام اقوال۔ افعال۔ خیالات میں میانہ روی اختیار کر لو۔

مورخہ ۱۸۔ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۱ رکوع ۱۲۔ سورہ لقمان رکوع ۳)

انسان اس شخص کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ جو محسن ہو۔ حاکم مسلط ہو۔ اللہ شانہٗ اس فطرت کے لحاظ سے انسان کو سمجھاتا ہے۔

ظاھرۃ۔ حسن و تناسب و صحت اعضاء اس میں شامل ہے۔

باطنۃ۔ اس میں عقل و تمیز۔ قابلیت لیاقت۔ علم۔ ولایت نبوت شامل ہے

بغیر علم۔ وہ علم جو خدا تعالیٰ اپنی جناب سے بخشتا ہے اور نور فراست اور پاک کتاب کو نہیں سمجھتے۔ مگر جھگڑنے اور ہر دین کی بات میں رائے دینے کو تیار۔

ومن یسلم وجھہ۔ اپنی ساری توجہ اللہ کی طرف سونپ دیتے ہیں۔ دنیا بیشک کماؤ مگر اللہ کے لئے۔

ما نفدت کلمٰت اللّٰہ۔ اللہ کی باتیں ختم نہیں ہوتیں۔ صرف ایسی بات کو لو۔ ایک قطرہ میں کتنے کیڑے ہوتے ہیں۔ اب ان کے اعضاء کی تشریح اور خداوند عالم کی قدرتوں کا ذکر شروع ہو۔ تو کب ختم ہو سکتا ہے۔

مورخہ ۱۹۔ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۱ رکوع ۱۳۔ سورہ لقمان رکوع ۴)

اللہ تعالیٰ نے مختلف ممالک میں مختلف نعمتیں دی ہیں۔ مثلاً عرب میں کھجور، ہندوستان میں آم۔ کابل میں انگور۔

ایسا ہی کسی کو کوئی علم بخشا ہے کسی کو کوئی ہنر۔ ان تمام ممالک میں تبادلۂ انعام و خیالات کے لئے جہاز ہیں۔

بنعمت اللّٰہ۔ اللہ کے فضل سے مختلف قسم کی نعمتیں لے کر۔

صبار شکور۔ دوسروں کی نعمتیں دیکھ کر انسان شکر بجا لائے اور اپنے تئیں اعتقاد عصیان سے بچائے۔ یہ آیت بائیکاٹ کرنے کی تردید کرتی ہے۔ تبادلۂ اشیاء غیر ممالک سے منع نہیں بلکہ خدا کی دی ہوئی نعمتوں کا ادائے شکر ہے۔

ختار۔ بدعہد۔

اتقوا ربکم۔ سمجھاتا ہے کہ یہ تمام نعمتیں تقویٰ سے ملتی ہیں۔

الغرور۔ ایک غرور مصدر ہے اس کے معنے ہیں تکبر۔ یہ غرور ہے اس کے معنے دھوکہ دینے والا۔ یہ شیطان کا نام ہے

وینزل الغیث۔ واقعی یہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ بارش اس کے لئے مفید ہو گی یا مضر اس سے جو پھل نکلیگا وہ خدا جانے اس کے نصیب ہو گا یا نہیں۔

ما فی الارحام۔ شقی ہو گا یا سعید

ماذا تکسب غداً۔ سعیدوں والے کام کریگا یا شقیوں والے۔ بعض لوگ ایسے ہیں۔ کہ یمسی مومناً و یصبح کافراً۔ ہمیشہ ایمان پر ثابت رہنے کی دعا کرتے رہنا چاہیئے۔

ایک بزرگ اپنے حالات میں لکھتے ہیں کہ مجھے مباحثات میں یہ زبردست دلیل سوجھی کہ محسوسات سے غیر محسوس اشیاء پر دلیل پکڑنی چاہیئے۔ اور اس طرح کئی مباحثے جیتے۔ ایک دن چھت پر لیٹے تھے۔ ستاروں پر نظر جا پڑی۔ خیال میں آیا یہ ستارے جس قدر مجھے چھوٹے محسوس ہوتے ہیں کیا واقعہ میں بھی اتنے ہی ہیں۔ عقل نے جواب دیا نہیں۔ جب امر حسی خلاف واقعہ نکلا۔ تو میں بہت گھبرایا۔ یہاں تک کہ بارہ سال اسی مخمصے میں رہا۔ آخر اللہ کی طرف رجوع کیا تو اس نے انشراح صدر بخشا۔

میں تم سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ حق پہچاننے کا یہی ایک معیار ہے کہ خدا تعالیٰ سے تڑپ تڑپ کر دعا مانگے۔ اور متشابہات (جن کے معنے اس پر نہیں کھلے) محکمات (جو اس کے لئے صاف ہیں) کی تابع کرے۔ اگر پھر بھی سمجھ نہ آئے تو حوالہ بخدا کرے اور دعا کرے۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔ اللہ تعالیٰ ضرور تسلی کی راہ نکال دیگا۔

بای ارض تموت۔ کسی کو معلوم نہیں کہ یہ زمین اس کے لئے روضۃ من

ریاض الجنۃ ہوگی! حفرۃ من النار۔
ہون تو ایک بادشاہ کہ سکتا ہے۔ میں یہیں مروں گا۔ اور بعض لوگوں نے اپنی قبریں زندگی میں کھدوائیں۔ اور وہیں مرے

یہاں سورۂ لقمان کے نوٹ ختم ہوئے

ابتداء سورۃ السجدہ

(پارہ ۲۱۔ رکوع ۱۴۔ سورۃ السجدہ رکوع ۱)

مورخہ ۲۔ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

الٓمٓ۔ مقطعات قرآن کے معنے اس زمانہ میں خوب کھلے ہیں انگریزی میں قواعد کل ایسے حروف بہت آتے ہیں۔ بعض لوگوں کے ساتھ تو تقریباً تمام حروف تہجی ہوتے ہیں۔

لاریب فیہ۔ ریب کے معنے ہلاکت کے بھی ہیں جیسے نتربص بہ ریب المنون میں اور شک کے بھی۔

قرآن شریف میں جو راہیں بتائی گئی ہیں۔ وہ تو ہلاکت کی ہیں نہ ان میں کسی قسم کا شک ہے۔ پس شک مت کرو۔

فی ستۃ ایام۔ چھ وقتوں میں ہر چیز کا کمال چھ مرتبے طے کرکے ہوتا ہے۔ ایک شخص نے مجھے کہا۔ خدا آنا فانا نہیں بنا سکتا۔ اس ایک کئی کا کھیت تھا۔ میں نے کہا اس کا ایک بھٹا لاؤ اس نے کہا وہ تو کئی ماہ بعد ہوگا۔ تب میں نے کہا ایک بھٹے کے لئے اتنے مہینے بھی خدا ہی لگاتا ہے۔

ثُمَّ۔ پھر ہم تم کو اور بات سنائیں۔ ثم سے یہی مراد ہے نہ کہ آسمان زمین بناکے پھر عرش پر جا چڑھا۔ اس کی مثالیں قرآن شریف میں کئی ہیں۔ چنانچہ ع الانعام ۸ میں ہے۔ کہ وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ۔ پھر آگے چل کر فرمایا ہے۔ ثُمَّ آتینا موسی الکتٰب۔

قرآن شریف کے بعد موسیٰ کو کتاب دینے کا ذکر "ثُمَّ" سے فرمایا حالانکہ توراۃ کا نزول قرآن شریف سے پہلے تھا

استوی علی العرش۔ وہ اپنے تخت حکومت پر بے عیب ہے ٹھیک ٹھاک۔

ونفخ فیہ من روحہ۔ اپنا پاک کلام اس میں پھونکتا ہے۔ ہزار برس کے بعد ایسا انسان ضرور ہوتا ہے۔ جسے اللہ اپنے کلام سے ممتاز فرماتا ہے۔

جعل لکم السمع۔ سمع کو اس لئے مقدم فرمایا۔ کہ خدائی معاملات میں سب سے پہلے کان ہی کام کرتے ہیں۔ کیونکہ ۱۸ برس تک تو عموماً غفلت میں گذرتے ہیں۔ پھر کانوں میں خدائی آواز پڑتی ہے۔ اور وہ متنبہ ہوتا ہے۔

یتوفکم۔ تمہاری روح کو قبض کرتا ہے۔

مورخہ ۱۴۔ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۱۔ رکوع ۱۵۔ سورۃ السجدہ رکوع ۲)

ناکسوا رؤسہم۔ سر نیچے کئے ہونگے اس لئے کہ اپنی بداعمالیاں یاد آ آکر شرمسار ہوں گے

انا نسینکم۔ ہم ترک کرتے ہیں تم کو

فاسقاً۔ نافرمان

لعلہم یرجعون۔ دنیا میں اس لئے عذاب آتے ہیں۔ تا لوگ ان بداعمالیوں سے باز آویں۔ جن میں وہ گرفتار ہیں۔ دوسرے مقام پر لعلہم یتضرعون فرمایا۔

ومن اظلم۔ انبیاء اور ان کے نشانوں کے منکر اور ان سے اعراض کرنے والے سب سے بڑے ظالم ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ایسے قطع تعلق کرنے والوں کو ضرور سزا دے گا۔